Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

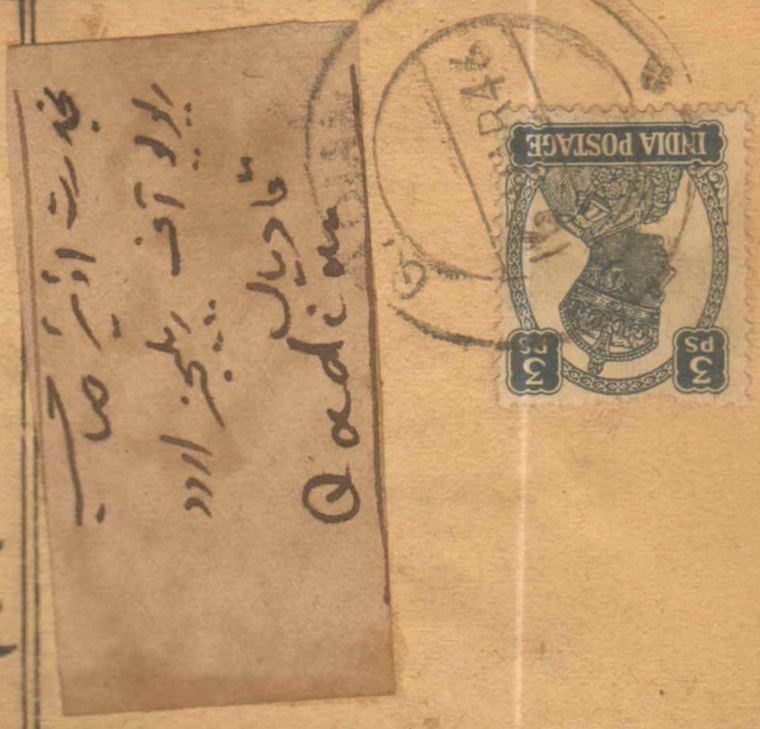

اخبار نور

بھیجی اللہ رسولہ علیٰ من یشاء

ایڈیٹر
الیس محمد یوسف

قادیان دارالامان

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳ روپے
" ششماہی " ۱۲ آنہ
" سالانہ سرپرستوں سے ۱۰ روپے
" " امراء سے ۱۵ روپے
" " والیان ریاست سے ۲۵ روپے
چندہ سالانہ ممالک غیر سے ۱۰ شلنگ

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا (۲) دنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔ (۳) معترضین کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

جلد ۳۶ | اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نور کا شاندار ریکارڈ

۱۷ جون ۱۹۱۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ :-

"کام کرنے والوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہے گی اور ہر ایک احمدی نور کی اعانت کو اپنا فرض خیال کرے گا۔"

پھر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر فرمایا کہ :-

"نور خاص کام کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس تحریک کو اٹھایا کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ اور اس اخبار نے اس خوبی سے اس تحریک کو چلایا کہ مخالف اور دشمن تک بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو ہماری مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اگر ہم کہیں کہ خدا ایک ہے۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی شق لگ جائے۔ تو ہم مانیں گے۔ وہ بھی نور کی تعریف کرتے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر ہم قدر نہ کریں۔ اس اخبار کے خریدار بہت تھوڑے ہیں۔ میں احباب کو نور کی مدد کے لئے تحریک کرتا ہوں۔ اور ان کی کتاب کی خریداری کے لئے بھی جس کا نام "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب" ہے۔ اس کی اشاعت سکھوں میں بہت مفید ہو سکتی ہے۔"

پھر ۲۷ دسمبر ۱۹۲۰ء کو سالانہ جلسہ کے موقع پر فرمایا کہ

"نور کے مضامین تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ نور نے سکھوں میں بہت کام کیا۔ نور کے ذریعہ سکھوں میں تبلیغ کا دروازہ کھل گیا۔ اس اخبار کے مطالعہ سے کئی سکھوں کے خطوط آئے۔ جو اسلام کے بہت قریب ہیں۔ نور کے مضامین پڑھ کر ایک سکھ ایسا متاثر ہوا۔ کہ اس نے مجھے نذر بھیجی۔ مگر نور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے۔ اس پر خاص توجہ ہونی چاہیئے۔"

پھر ۱۹۴۲ء کی کانفرنس کے موقعہ پر ۱۴ اپریل ۱۹۴۲ء کی سب کمیٹی دعوۃ التبلیغ کی رپورٹ کے بحث کے دوران میں فرمایا۔ کہ :-

"Sardar Muhammad Yusuf (Veteran) سپاہی سردار محمد یوسف صاحب ہیں جو سکھوں کی مذہبی کتب کے پرانے ماہر ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دیر سے بہت مفید کام کر رہے ہیں۔"

حضور کے ان ارشادات کی موجودگی میں نور کے متعلق احمدی جماعت کا کیا فرض ہے۔ اسے جماعت کے دوستوں کو خود سمجھنا چاہیئے۔ اور انہوں نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا۔ اسے یا تو احمدی دوست زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اور یا پھر میں جسے کم از کم پچاس روپے ماہوار اخبار پر اپنی گرہ سے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہ بھی اس صورت میں جبکہ اسپر عملے کا کوئی بوجھ نہیں۔ اور اگر عملہ کا بوجھ ہو۔ تو پھر نقصان کا اندازہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اگر دوستوں کی حوصلہ افزائی کا یہی عالم رہا۔ تو آئندہ کم از کم غیر مسلموں میں کام کرنے والے کیسے پیدا ہوں گے۔ سکھوں جیسی بہادر قوم میں جو اصولاً اسلام کے بہت قریب ہے۔ تبلیغ کی جس قدر اشد ضرورت ہے۔ اسے ہر ایک اہل درد بہتر سمجھ سکتا ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ اس دلاور قوم کو اسلام ایسے بہادر مذہب سے بہرہ اندوز کر دے۔ تو انکا وجود کسی طرح بھی بہادر ترکوں اور پٹھانوں سے کم ثابت نہیں ہو سکیگا۔ اور اس بات کو بھی آپ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ سکھوں میں تبلیغ کے لئے نور سے بہتر پرچہ شاید ہی آپکو ملے۔ یہ میں کسی بڑائی کے رنگ میں نہیں کہہ رہا۔ بلکہ "تحدیث بالنعمت" کے رنگ میں اور تو اور اب آپ ذرا نور کے کام کے متعلق دوسروں کی شاندار آراء بھی ملاحظہ فرمائیے :-

سکھ کیا کہتے ہیں!

روزانہ اخبار اکالی اپنے ۱۳ جنوری ۱۹۲۴ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "مولوی محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور مسلمانوں کے قادیانی فرقہ میں ایک نمایاں شخصیت رکھتے ہیں۔ آپکا مطالعہ سکھ لٹریچر اور سکھ تواریخ کے متعلق بہت وسیع ہے۔ آپ کئی درجن مذہبی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مولوی صاحب آج سے نہیں۔ کئی سال سے اس کوشش میں ہیں کہ سکھوں اور مسلمانوں کی دونوں توحید پرست اقوام میں رشتہ اتحاد مضبوط ہو جائے اور آئے دن کے اذان اور جھٹکہ کے نفاق پیدا کرنے والے جھگڑے پیدا نہ ہوں۔

۱۳ اگست ۱۹۲۳ء کا "شیر پنجاب" لکھتا ہے۔ کہ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان نے مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن شریف کا نہایت عام فہم اور ٹھیٹھ پنجابی زبان اور گورمکھی حروف میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ اردو کے ان تمام تراجم سے جو اب تک چھپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چکے ہیں۔ زیادہ آسان اور عام فہم ہے اور کوئی بچہ بھی اسے پڑھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے شیخ صاحب نے بعض مشترکہ اور عالمگیر صداقتوں پہ قرآن شریف اور شری گورو گرنتھ صاحب کا اتفاق ثابت کرنے کے لئے بعض قرآن شریف کی آیتوں کے ساتھ گورو گرنتھ صاحب کے شلوک بھی درج کئے ہیں۔ چھپائی۔ کاغذ۔ ہر اعتبار سے کتاب نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے جس کیلئے مترجم شیخ محمد یوسف صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔"

آریہ کیا کہتے ہیں!

۹ مئی ۱۹۱۵ء کا پرکاش لکھتا ہے کہ "اخبار نور قادیان کے ایڈیٹر سردار سورن سنگھ حال شیخ محمد یوسف مہینوں سے اپنے اخبار میں سکھ مذہب کو اسلام کی ایک شاخ بیان کر رہے ہیں اور بابا نانک صاحب کو راسخ الاعتقاد مومن ثابت کر رہے ہیں۔ کیا خالصہ کیمپ میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جو انکا جواب دے سکے۔"

آریہ گزٹ اپریل ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ "نور یہ لکھ رہا ہے۔ کہ سکھ مذہب کا بانی اسلام کا پیرو تھا۔ اس کے ثبوت میں وہ بہت کچھ لکھ چکا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جسے دیکھ کر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ نور بازی لے گیا۔"

مسلمان کیا کہتے ہیں!

۱۴ فروری ۱۹۱۵ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں مولوی محبوب عالم خانصاحب مالک پیسہ اخبار لکھتے ہیں کہ:۔ "شیخ محمد یوسف (سابق) سردار سورن سنگھ ایڈیٹر نور نے کچھ عرصہ سے سندھ اور صوبجات متحدہ میں نانک پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۷ و ۲۴ جنوری کے اخبار نور سے نیز انکے سندھی اور ناگری پمفلٹوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلائل اس بارہ میں کیسے معقول ہیں کہ بابا نانک صاحب اسلام کے دلدادہ اور معترف تھے۔ اور کہ شیخ محمد یوسف صاحب کے کام کی ان لوگوں میں بھی قدر ہو رہی ہے کہ جن میں وہ کام کر رہے ہیں۔ ایسے دلائل کے اسلح سے مسلح ہو کر جتنے کہ وہ ہو رہے ہیں۔ جس میدان میں بھی وہ جنگ کرینگے کامیاب ہونگے۔ خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے گذشتہ پرچوں میں شیخ محمد یوسف کو چیلنج دیا تھا کہ وہ باوا صاحب کا اسلام ثابت کریں۔ چنانچہ نور کے ان پرچوں میں انہوں نے بہت

بد بھی سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ کہ اس ظالم احمادو کا ملنے کا پتہ: ہیڈ نور اخبار قادیان

عمدگی سے اس کوشش میں کامیابی حاصل کی ہے۔"

۱۹ فروری ۱۹۱۵ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب "اشاعتِ اسلام" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ سکھوں کی قوم بڑی بہادر اور قابلِ توجہ ہے۔ اس قوم کی ابتداء مسلمانوں کے بہت قریب تھی۔ مگر ہندوانہ رسم و رواج نے ان کو مسلمانوں سے ہٹا کر ہندوؤں کے زیادہ قریب کر دیا۔ حالانکہ اس قوم کے سب سے بڑے بزرگ باوا نانک جی مسلمان بزرگوں سے بہت مانوس تھے۔ ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ علماء نے اس قوم میں اشاعتِ اسلام کا خیال نہ کیا۔ تو خدا نے انہی میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو محمد یوسف بنا کر سکھوں میں اشاعت کا کام ان کے سپرد کر دیا۔ ہماری آرزو ہے کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب اور پٹھان بہادروں کی طرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرہ ور کرے۔ شیخ محمد یوسف صاحب گو اعتقادیں ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مگر ہم تو اپنے اصول کے پابند ہیں کہ مشترک کام میں ہم ایک ہیں۔ اس لئے ہماری دعا ہے کہ خدا شیخ صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے۔ شیخ صاحب نے متعدد کتابیں بھی سکھوں اور گورو نانک جی کے متعلق لکھی ہیں۔ جو قابل دید ہیں۔"

باوجود اس شاندار ریکارڈ رکھنے کے نور کی طرف بہت ہی کم توجہ رہی۔ شائد ہی اس نے چالیس روپے ماہوار سے زیادہ دئے ہوں۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ اسپر عملے کا کوئی بوجھ نہ تھا۔ اور اس وقت تو یہ قریباً پچاس روپے ماہوار مجھ سے لے رہا ہے۔ اگر دوست اس طرف توجہ فرماتے۔ تو کم از کم سکھوں میں تبلیغی نقطۂ خیال سے اس وقت حالات بہت حد تک بدلے ہوئے ہوتے۔ اب بھی کچھ بگڑا نہیں۔ اگر دوست توجہ کریں۔ تو خدا کے کرم سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ خدا نے مجھے ایسی توفیق دی ہے۔ اور میرے پاس بفضلہٖ ایزدی ایسی سکیم ہے کہ جس پر چل کر اوّل تو سکھ کوئی تعجب نہیں کہ کافی حد تک اسلامی نور سے منوّر ہو سکیں۔ اگر ایسا نہ بھی ہو۔ تو یہ اسلام کے بہت قریب ہو سکتے ہیں۔

اس کے لئے میرا کوئی زیادہ مطالبہ نہیں۔ صرف اس قدر کہ نور کے ایک ہزار خریدار پیدا ہو جائیں اور نیز اسے بکثرت سکھوں میں شائع کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آریہ سماج اور شدھی

جب کوئی انسان ایک مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے تو وہ گویا ایک باطل مذہب اور باطل عقیدت سے بیزار ہو کر توبہ کر کے تبدیلی مذہب کرتا ہے۔ تاکہ اس تبدیلیٔ مذہب سے اسکی جان اور اس کا وجدان پوتر ہو جائے۔ عام طور پہ اس قسم کی تبدیلی مذہب صحیح براہین کے ماتحت ہو یا کسی اور بالائی غرض کی وجہ سے بہرصورت مذہب کے تبدیل کرنے والا سمجھتا یہی ہے کہ وہ ایک غلط اعتقاد سے ہٹ کر صحیح اعتقاد کا گرویدہ اور پابند ہو رہا ہے۔ جس سے اس کی جان۔ اس کی رُوح پاکیزگی اور پوترتا کی وارث ہو سکتی ہے۔

جو لوگ دوسرے مذہب والوں کو شدھ کرتے ہیں ان کی بھی اس تحریک اور اس طریق عمل یا اس تبدیلی مذہب سے یہی مدعا اور منشاء ہوتا ہے۔ عموماً شدھ کرنے والے اُپدیشک اور محرک بھی یہی کہا کرتے ہیں کہ جبتک تم اس مذہب حقہ کو قبول نہیں کرو گے تمہاری نجات اور مکتی نہیں ہو سکتی مثلاً عیسائیت یا اسلام کو چھوڑ کر کے جبتک تم آریہ مت کو قبول نہیں کرو گے تب تک تمہاری مکتی نہیں ہو سکتی۔

شدھی کیا ہے؟ دوسرے مذاہب کے عقیدت مندوں اور پرستاروں کو اس مذہب اور اس عقیدت سے ہٹا کر ویدک دھرم یا ہندو مذہب کا گرویدہ کرنا اور اسپر چلانا یا بالفاظ دیگر اپنے خیال میں دیگر مذاہب اور عقائد سے نفرت و ندامت دلانا۔ اور شدھ ہونے والے کو اس عقیدت سے ہٹا کر ویدک دھرم یا ہندو مت جو ان کے زعم میں اچھا ہے۔ چلانا اور اس کی پیروی کرانا۔ جب کوئی شدھ ہوتا ہے تو اسکو صاف طور پر کہا جاتا ہے کہ پچھلے مذہب اور اسکے عقائد سے بیزاری مقدم ہے۔ اور آریہ یا ہندو مذہب کی شرن لینا واجبی ہے۔ جبتک یہ نہ کرو گے تب تک تم ویدک دھرم میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ تمہاری مکتی ہو سکتی ہے۔

چاہے کسی طریقہ اور کسی پہلو سے بھی یہ تحریک ہو اور اس تبدیلی یا شدھی کا پرچار ہو مطلب یہی ہوگا کہ شدھ ہونے والوں سے ایک قسم کی توبہ کرائی جائے اور انہیں یہ جتلایا جائے۔ کہ جبتک وہ اپنے پہلے مذہب اور عقیدت سے توبہ نہیں کرتے تب تک نہ تو ویدک دھرم کی شرن میں آسکتے ہیں اور نہ اُن کی مکتی ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق معزز سکھ صاحبان کیا فرماتے ہیں؟

جناب سردار اربیل سنگھ صاحب ایم۔ اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ جناب نے اس ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی۔ دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا۔ اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں۔ میں نے پہلے انگریزی میں ترجمہ پڑھا ہے۔ لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپکے ترجمہ سے نصیب ہوا ہے۔ وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ آپنے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہی ہے۔ خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا۔ تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں۔ دُور ہو جائینگی۔ خدا آپکو اس محنت کا اجرِ عظیم دے۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے ایسا تحفہ دیا۔ جو دینی اور دُنیاوی ترقی میں مدد دینے والا ہے۔

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی۔ اے

(فاضل سکھ مذہب) سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول توگل والا ضلع گورداسپور لکھتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہے۔ بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے۔ بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پُورا کیا ہے جو گورمکھی دانوں میں خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی۔ کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں عمیق اثر پیدا کرتی ہے وہ اظہر من الشمس۔ آجتک کروڑوں مسلمان بھائی قرآن مجید کی تلاوت بلا ناغہ کرتے چلے آتے ہیں مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ہونگے جنہوں نے اسکی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو۔ سردار صاحب کی یہ کوشش واقعی قابلِ تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہو بہو دینداروں تک پہنچا دیا ہے جو عربی نہیں جانتے تھے مگر ان کی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں۔ آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ جس سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کیلئے کوئی دقت اٹھانی نہیں پڑتی۔ قصہ کوتاہ مترجم نے اس اولوالعزمی یعنی قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل ہے کو پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی ہے دلی دُعا ہے کہ پرماتما انکی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے"۔

جناب سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر شیر پنجاب

اپنے مؤقر اخبار کے ۱۳ اگست ۴۴ء کے اشو میں لکھتے ہیں کہ:۔

"شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان نے مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن (شریف) کا نہایت عام فہم اور ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ اردو کے ان تمام تراجم سے جو اب تک چھپ چکے ہیں زیادہ آسان اور عام فہم ہے۔ اور کوئی بچہ بھی اسے پڑھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ شیخ صاحب نے بعض مشترکہ اور عالمگیر صداقتوں پر قرآن شریف اور شری گورو گرنتھ صاحب کا اتفاق ثابت کرنے کیلئے بعض قرآن شریف کی آیتوں کے بالمقابل شری گورو گرنتھ صاحب کے شلوک بھی درج کئے ہیں۔ چھپائی۔ کاغذ اور جلد ہر اعتبار سے کتاب نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ جس کیلئے مترجم شیخ محمد یوسف صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں"۔

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بہت بلند ہے۔ اس رسالہ کے فاضل ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے ۸۰۰ صفحات ہیں۔ کپڑے کی سنہری جلد ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ دُنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی ترجمہ چھپا ہے۔ مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابلِ تعریف ہے کہ جنہوں نے گورمکھی دانوں کے لئے فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھ کر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے اور وہ اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کے مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں"۔

جناب سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی

خانپور (ریاست بہاولپور) سے لکھتے ہیں کہ "میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ میں سردار محمد یوسف صاحب کی اس ہمت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو انہوں نے جگت ادھار (دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور مخلوق خدا کیلئے نورِ خدا کا چشمہ کھول دیا ہے۔ چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں سکھ اور مسلمان اور سکھ مسلم اتحاد۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر روانہ کیں اور میں نے بغور پڑھیں۔ میں نے قریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں۔ جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے۔ یہ بیّن حقیقت اور واقعات ہیں۔ قرآن شریف کے اپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں۔ سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے دو بھائیوں کو گلے ملایا ہے۔ میں سردار صاحب کو انکی ان کامیاب کوششوں کیلئے مبارکباد دیتا ہوں جو اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورمکھی ترجمہ کو خلقِ خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پراوپکار (سب سے بڑا کارِ خیر) بجالائے ہیں۔ واہگورو جی آپکو اس سے زیادہ طاقت بخشیں"۔

جناب سردار سادھو سنگھ جی ایس۔ ڈی رحیم یار خاں

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے دِل میں قرآن شریف کے پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔ مگر بدیشی بھاشا میں ہونے کی وجہ سے میں اپنی خواہش کو پُورا نہیں کر سکتا تھا۔ اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے جس نے میری خواہش کو اس طرح پُورا کیا جس طرح ایک خشک درخت بروقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی سے کام لیا ہے۔ زبان نہایت شستہ ہے۔ ایسے کارِ نمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے۔ یقیناً آپکا کارنامہ مذہبی دُنیا میں قابلِ تعریف ہے اور مذہب اسلام کیلئے خاص طور پر قابلِ فخر ہے"۔

رسالہ اسلامک کلچر (حیدر آباد دکن)

اپنے جنوری ۴۱ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا ہندی ترجمہ شائع کیا ہے اس سے قبل آپ کلام پاک کا گورمکھی ترجمہ بھی شائع فرما چکے ہیں جسکی گورمکھی علماء اور سکھ والیانِ ریاست تک نے بھی بہت تعریف کی ہے۔ حال ہی میں آپکے ہندی ترجمہ نے بھی ہندو علماء اور ہندو حکمرانوں کی نظروں میں بہت قبولیت حاصل کی ہے۔ قرآن مجید کے ان ہر دو تراجم کے ذریعہ بہت سے غیر مسلموں کو اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے میں بہت مدد ملی ہے"۔

ہدیہ چار روپے چھ روپے بلحاظ کاغذ وغیرہ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

موتی سرمہ جملہ امراضِ چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دُھند۔ غبار۔ پڑ بال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند۔ وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ مَیں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ مَیں نے آپکا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں مَیں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنیکے لئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں نئی اُمنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب کوٹ رحمت خاں سے

تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے۔ مثلاً فالج۔ پسلی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا اکسیر البدن کے ذریعہ ان سب کو آرام آگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اسکی اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہار میں درج ہے۔ انکے فوائد اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ چودہ ۱۴ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے محصول ڈاک علاوہ۔

تین شیشی اور بھیجئے

جناب بابو سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھاپور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مَیں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے بھی اکسیر بواسیر نامی دوائی آپ سے منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ انکو دیکھ کر آباد مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے لہذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریے کا موقع دیجئے۔"

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دُور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بدبوئے دہن کو دُور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو ۲ اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے۔ ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہرِ حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرتِ کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا۔ اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بیچینی۔ گھبراہٹ سُستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ انکے لئے یہ جادو اثر دوا نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپکو بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے۔ قیمت صرف پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی کی شکایت۔ درد شکم۔ اپھارہ بادگولہ۔ کمی بھوک۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں جی متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دُودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے۔ کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بینظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر جس کا اثر مستقل ہے

اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ۔ اسکے فوائد کے کیا کہنے۔ یہ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دُنیا میں ایک نئی رُوح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پُرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعفِ دل۔ ضعفِ دماغ۔ ضعفِ اعصاب۔ ضعفِ ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بیچینی۔ سستی۔ اُداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالےٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس ۲۰ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا۔

جناب ڈاکٹر شیر محمد خانصاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض جسکی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ تو اسکے استعمال سے حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رُونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت ہی بُری بلا ہے علاوہ روپے کے خرچ کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو ۲ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

سند یافتہ ڈاکٹر کی رائے کہ یہ گولیاں تیر بہدف ہیں

جناب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب ہسپتال منجان سے تحریر فرماتے ہیں کہ: "تین صد گولی کا پہلے آرڈر دے چکا ہوں۔ پانچ سو گولی کا اور آرڈر دیتا ہوں۔ فوراً روانہ کیجئے۔ واقعی یہ گولیاں افیون چھڑانے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں اور انکے ذریعہ افیون بآسانی چھٹ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس ایجاد کے لئے جزائے خیر دے۔"

حمایت دوا کا پتہ: ملنے نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)